حصہ چہارم

آخری پیغام

آخری پیغام

سویا تو میں اپنے کمرے میں ہی تھا مگر ایسا لگا کہ میں سوتے میں چل رہا ہوں- کوئی عجیب وغریب مخلوق جو یقیناً کسی اور سیارے سے تعلق رکھتی تھی مجھے کہیں لے جارہی تھی- جلد ہی ہم ایسی جگہ پہنچ گئے جو ایک عدالت کی طرح لگ رہی تھی- مجھے میرا جرم سنادیا گیا- میں اپنی قوم کی حالت بدلنے کی انتہائی خواہش رکھتا ہوں- یہ مخلوق لوگوں کی خواہش پوری کرنے میں مدد دیتی ہے اگر وہ اس کیلئے مرنے کیلئے تیار ہوں-

وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ یہ میری مرضی (Choice) ہے- اگر میں اپنی قوم کے لئے مرنے پر تیار ہوجاؤں تو میری قوم کے حالات بدل سکتے ہیں یا میں اپنی ہنستی کھیلتی دنیا میں واپس جاسکتا ہوں- اب میں سوچ رہا ہوں- مجھے اپنی دو سال کی بیٹی، چار سال کے بیٹے اور بیوی کا خیال آتا ہے- میں اپنی بیٹی سے کھیل رہا ہوں- وہ ابو سے اٹھکلیاں کررہی ہے- میرا بیٹا مجھ سے بول رہاہے، " تھینک یو، ڈیڈی- " میں نے ابھی اس کو اس کا پسندیدہ کھلونا Buzz Light Year دلایا ہے- میری بیوی کا میرے بغیر کیا ہوگا؟ میں رو رہا ہوں میں یہ سب چھوڑنا نہیں چاہتا- میں مرنا نہیں چاہتا- دوسری طرف اربوں لوگوں اور ان کی نسلوں کی بات ہے- پوری دنیا بدل دینے کی بات ہے- سینکڑوں لوگ جو قتل ہورہے ہیں- اربوں لوگ جو ناانصافی کا زہر پی رہے ہیں اور غربت کی چکی میں پس رہے ہیں- ان کی زندگیاں غلاموں کی زندگیوں سے بدتر ہیں-

کرپٹ سیاستدان اور بیوروکریٹس نے پورے ملک کو لوٹ لیا ہے- وہ بادشاہوں کی طرح زندگی گزار رہے ہیں اور کوئی اپنے اعمال کا جواب دہ نہیں- لوگ بالکل بے بس ہوچکے ہیں- کسی کو کوئی امید، کوئی حل نظر نہیں آتا- پوری قوم ایک دلدل میں دہنستی چلی جارہی ہے- خودکشی کرنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اب اس قوم کا آخری وقت قریب آچکا ہے-

میرے پاس کیا چوائس ہے؟..... یہ میرا ملک ہے، میں اسے ایسی حالت میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟ اچھا! میں نے اپنی زندگی اپنی قوم کیلئے قربان کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے- بہت آنسوؤں کے بعد میں نے سوچ لیا ہے کہ ٹھیک ہے! میں مرنے کے لئے تیار ہوں-

اب وہ مخلوق کہہ رہی ہے کہ تمہیں مرنا تو ہے مگر قوم کی حالت بھی تم کو ہی صحیح کرنی ہے- یہ سب کچھ جادو سے صحیح نہیں ہوسکتا- تم اپنا ایک ایسا آخری پیغام اپنی اولاد

اور قوم کیلئے دے دو جوان کو ان کی حالت بدلنے کا طریقہ سکھا دے- اب یہ تمہارے اوپر ہے- ہم تو بس تمہارا یہ پیغام تمہاری اولاد اور قوم تک پہنچا دیں گے- پھر یہ ان پر ہے کہ وہ اس کا کیا کرتے ہیں- ہر چیز حاصل کرنے کیلئے اس کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے-

ظفر اب وہ پیغام لکھنا ہے- صبح ہونے سے پہلے تک- یہ میری زندگی کی آخری رات ہے- کہاں سے شروع کروں؟

آخر کیا چیز میری قوم کی حالت بدل سکتی ہے؟ آخر کیا چیز ہے جو قوموں کو ظلم و تباہی کی طرف لے جاتی ہے؟ آخر کیا چیز ہے جو غربت اور جرائم کی ذمہ دار ہے؟ مجھے تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ میں اپنے ملک (پاکستان) کے تمام مسائل کو صرف دو حصّوں (categories) میں تقسیم کرسکتا ہوں- مسائل جو کہ تعلیم (Education) نہ ہونے کی وجہ سے ہیں اور مسائل جو ایمانداری نہ ہونے کی وجہ سے ہیں- تو میرا آخری پیغام یہ ہونا چاہئے کے لوگ تعلیم حاصل کریں اور اپنی صلاحیتیں (skills) بڑھائیں؟ یہ تو بہت لمبا گول ہے- اس کو تو بہت وقت لگے گا اثر دکھاتے دکھاتے- شاید یہ بہترین پیغام ہو لمبے عرصے (long term) کیلئے- مگر جہاں لوگوں کی جانیں خطرے میں ہوں، روز قتل ہو رہے ہوں، جن لوگوں کے پاس پیٹ بھر کر کھانے کیلئے نہ ہو آخر میں ان کو کس طرح تعلیم کے فوائد سمجھا سکتا ہوں- سب سے پہلے تو امن و امان کا مسئلہ ہے- لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کی بات ہے- میں پھر بھٹک رہا ہوں- میرا دماغ چکرا رہا ہے- ان مسئلوں کا کوئی آسان حل نظر نہیں آ رہا- کبھی سوچتا ہوں کہ جاگیردارانہ نظام سارے مسئلوں کی جڑ ہے، پھر خیال آتا ہے کہ ایک احتساب کا عمل کرپٹڈ (corrupted) سیاستدانوں سے ملک کو نجات دلا سکتا ہے- پتہ نہیں کیسے اس جاگیردارانہ سسٹم کو ختم اور احتساب کے عمل کو قائم کیا جاسکتا ہے بغیر سیاسی جدو جہد کے- مجھے تو ایک سادہ (simple) طریقہ سوچنا ہے جو اگر لوگ اپنا لیں تو ان کے بنیادی مسائل ختم ہو جائیں-

اچھا میری اولاد اور میری قوم اپنی زندگی integrity کے ساتھ گزارنا- ہر چیز اپنی پوری ایمانداری (strict honesty) کے ساتھ کرنا، چاہے تمہیں کوئی دیکھ رہا ہے یا نہیں- ہر کام کرنے کیلئے اس اصول کو یاد رکھنا کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط- کسی کو اس بات کی اجازت مت دینا کہ وہ تمہارے فیصلے کو کنٹرول کرے یا اس پر اثر انداز ہو- یاد رکھنا کہ تم صرف اپنے آپ کو جواب دہ ہو کسی اور کو نہیں- ہاں ظفر میرا خیال ہے کہ یہ میرا آخری پیغام ہونا چاہئے- "Integrity"! میری اولاد اور میری قوم کو صرف ایک لفظ یاد رکھنے کی ضرورت ہے ہر وقت-

میں پھر سوچ رہا ہوں- ابھی صبح ہونے میں کچھ وقت باقی ہے- کیا کوئی پیغام اس سے بھی بہتر ہوسکتا ہے؟ کیا یہ پیغام میری اولاد کو ایک اچھی زندگی دے دے گا؟ میرا خیال ہے کہ میں اپنی اولاد کو اس سے بہتر پیغام نہیں دے سکتا ایک عظیم زندگی گزارنے کے لئے- مگر شائد ایک اچھے معاشرے کو قائم کرنے کیلئے مجھے اور سوچنا پڑے گا-

آخر معاشرے میں قتل و غارت، لوٹ مار، دھوکہ اور فریب، رشوت خوری کی جڑ کیا ہے؟ آخر کیوں اس ملک میں جہاں تقریباً 97% لوگ مسلمان ہیں اور تقریباً ہر گھر میں اذان کی آواز دن میں پانچ مرتبہ آتی ہے، جہاں تقریباً ہر گھر میں قرآن روز پڑھا یا سنا جاتا ہے، یہ برائیاں تیزی سے پھل پھول رہی ہیں؟ یہ لوگ آخر کیا بات miss کر رہے ہیں یا کیا ایسا کام کر رہے ہیں جو ان کو شاید ان کی نالج (knowledge) کے بغیر برائیوں کے ایک دلدل میں دھنساتی چلی جا رہی ہے؟

ظفر اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ جس معاشرے میں انصاف نہ ہو وہاں کبھی امن و امان قائم نہیں ہوسکتا- وہاں ہر قسم کی برائیاں فروغ پائیں گی- ہر وہ شخص جو ناانصافی کرتا ہے اس کا کسی بھی مذہب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے- وہ ایک دھوکے میں ہے- اگر مجھے پورے معاشرے کو سدھارنا ہے تو لوگوں کو انصاف کی تعلیم دینی پڑے گی-

میرے بچوں! تم کوئی ایسا کام نہیں کرنا جو کسی دوسرے کیلئے نقصان دہ یا unfair ہو- لوگوں کی چھوٹی چھوٹی ناانصافی پوری قوم کو تباہی کے گڑھے میں دفن کردے گی- یہ چھوٹی سی برائی پھیل کر تمام برائیوں پر بھاری آجاتی ہے- ہاں میرے بچوں اور میری قوم تمہاری زندگی کی حفاظت کیلئے اور تمہارے بہترین مستقبل کیلئے میں تم کو یہ آخری پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم کو سب کچھ چھوڑ کر صرف ایک چیز اپنانی پڑے تو انصاف کو اپنا لینا- جس شخص نے انصاف کو سمجھ لیا اس نے دنیا کے تمام مذاہب کو سمجھ لیا- اور جس نے انصاف کو نہیں سمجھا اس نے کسی مذہب کو نہیں سمجھا- تم انصاف کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا-

لگتا ہے کہ اب مجھے کچھ سکون سا آ گیا ہے- لگتا ہے کہ شاید اب موت بھی آسان ہوگئی ہے- میں نے ایک آسان ساحل پالیا ہے تمام برائیوں کا-

مگر ظفر کیا میں ایک ایک آدمی کو انصاف کی تعلیم دوں گا؟ کیا میں ہر شخص کو ایماندار بنا سکتا ہوں؟ کیا ہر شخص اپنے فیصلے اور عمل کے نتائج (consequences) کو سمجھ سکتا ہے؟

بجائے اس کے کہ میں ہر شخص کو بدلنے کی کوشش کروں مجھے ایک ایسا سسٹم بنانا

ہے جہاں قانون کا راج (Rule of Law) ہو اور لوگوں کو انفرادی حقوق (individual rights) حاصل ہوں- جہاں تمام لوگ، سیاست دانوں سمیت ہمیشہ جواب دہ یا ذمہ دار (accountable) ہوں جہاں قانون سب پر یکساں لاگو (apply) ہو اور ہر مرد، عورت اور بچے کو تحفظ فراہم کرے- یہ بہت ضروری ہے کہ ہم لوگوں کو انفرادی حقوق دیں اور ان کو گروپس میں نا بانٹیں- اگر ہم لوگوں کو مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں بانٹیں گے تو ان کو شیعہ، سنی اور مہاجر اور غیر مہاجر میں تقسیم ہونے سے کوئی نہیں روک سکے گا-

اچھا اے مخلوق میری زندگی کے بدلے صرف ایک کام کردو- اس ملک میں قانون کا راج (Rule of Law) اور انفرادی حقوق(individual rights) قائم کردو- بغیر اس کے ہم نہ لوگوں کے بنیادی مسائل حل کر سکتے ہیں اور نہ انہیں تعلیم دے سکتے ہیں-

میں پھر رو رہا ہوں مجھے میری بچے یاد آ رہے ہیں- میری چھوٹی سی بیٹی جو صرف دو سال کی ہے میرے منہ میں مونگ پھلی ڈالتی ہے اور پوچھتی ہے، " اور دوں ابو؟ " میرے کان کھینچتی ہے اور جب میں جھوٹا روتا ہوں تو کہتی ہے "سولی (سوری) ابو-" اسے تو ابھی سے تھینکو (تھینک یو) بولنا بھی آ گیا ہے- میرا چہرہ آنسوؤں سے بھر گیا ہے مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا-

میں نے کبھی اپنی زندگی کی پروا نہیں کی- اگر اب میں مرنا نہیں چاہتا تو صرف اور صرف اپنی بیٹی کیلئے اور چار سال کے بیٹے کیلئے-

مگر ظفر یہ کروڑوں بچوں کی زندگیوں کی بات ہے- کسی ایسے معاشرے میں اپنے بچوں کی پرورش کرنا جہاں قانون اور انصاف نہ ہو، اپنی بیٹی کو درندوں کیلئے پال پوس کر تیار کرنا ہے- جہاں وہ اس کی عزت لوٹ کر اسے قتل کر دیں گے اور میں ان کا کچھ نہیں کرسکتا- ہاں میں ایسے حالات میں اپنی اور اپنی قوم کی بیٹیوں کی پرورش ہوتے دیکھنے کے بجائے آج مرجانا پسند کرتا ہوں- ان بیٹیوں کو ایک محفوظ معاشرہ دینے کیلئے میں ایک سکون اور مسکراہٹ کے ساتھ مرنے کو تیار ہوں-

" ابو میں آپ کے پاس سو جاؤں؟" رمیز کی آواز نے مجھے گہری نیند سے اٹھا دیا- میرا تکیہ آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا- میں اپنے آپ کو اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں کے درمیان دیکھ کر خوش تھا- مگر دل اپنی قوم کے درد میں اب بھی ڈوبا ہوا ہے-

............X...........